بازی گر

”آج پھر لائے ہیں وہ کسی کو “ عورت نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا
وہ کمرے کی پچھلی نسبتاً تاریک دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا. دائیں پہلو کی طرف جھکا ہوا۔ بائیں ٹانگ اس نے سامنے پھیلا رکھی تھی جس کےگھٹنے کو وہ ہاتھ سے اپنی مقدور بھر طاقت کے بھروسے پر دبانے کی کوشش کر رہا تھا ۔ کمرے میں بیمار بلب روشن روشن تھا بقیہ روشنی باہر سڑک کے کنارے جلتے بلب سے کھڑکی کے راستے اندر آ رہی تھی۔

” تم کو اور کوئی کام نہیں؟ سارا دن کھڑکی میں کھڑی آتوں جاتوں کو گنتی رہتی ہو۔“
” کوئی خاص بات ہوگی ورنہ اتنی دیر سے نہیں لاتے وہ کسی کو “ وہ اب بھی باہر دیکھ رہی تھی ۔ ” کبھی کبھی پیسہ اور پوزیشن قانون کے کےمقابلے میں زیادہ وزن دار ہو جاتے ہیں۔ “
” تم کو اور کوئی کام نہیں ؟ “ اس نے ایک بار پھر کہا ۔ وہ کھڑکی سے پلٹ کر اس کی طرف آئی اور یونہی کچھ دیر کھڑی دلچسپی سے اس کی طرف دیکھتی رہی پھر قریب رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔
” دل لگانے کا کوئی تو آسرا ہو .... کچھ نہیں تو یہی سہی ۔
” تمہارے پاس اور کوئی بات نہیں کرنے کو ؟ “
” مگر تم گھبراتے کیوں ہو ؟ آخر کو سب کو وہیں تو جانا ہے ۔ “
” مگر جب تک یہاں ہیں یہیں کیوں نہ رہیں ؟ “

وہ چپ ہو گئی اور نارنجی رنگ کی لپ اسٹک لگے ہونٹوں سے مسکراتی نظریں جھکا کر بیٹھ گئی ۔ آنکھوں کے پپوٹوں پر لگا فیروزی رنگ جھریوں کی سلوٹوں میں جمع ہو چکا تھا۔ یہی صورت احوال ہونٹوں پر لگی لپ اسٹک کی بھی تھی۔ وہ اچانک ہنس دی ۔
” تم بالکل بھی ویسے نہیں رہے۔ بولو خوش رہنے میں حرج ہی کیا ہے ؟ کیا ہوا جو تمہارے گھٹنے جواب دے رہے ہیں ، کیا ہوا جو مجھے شکر کی بیماری ہے ، کیا ہوا جو ہمیں فرفر انگریزی نہیں آتی ۔ خوش رہنے کا انحصار ان ہی باتوں پر کیوں ؟ ساری بات ارادے کی ہوتی ہے ۔ ایک بار ارادہ کر لیا کہ مجھے خوش رہنا ہے تو سب اچھا لگنے لگتا ہے ۔ گھٹنوں کا درد بھی درد کے جیسا درد نہیں رہتا ۔ تم کو خوش رہنا چاہئے ۔“ وہ اب بھی مسکرا رہی تھی۔ وہ سر جھکائے چپ بیٹھا اس کی باتیں سن رہا تھا، اب جو کچھ دیر خاموشی رہی تو اس نے سر اٹھاکر اس کی طرف دیکھا ۔ وہ ایک بار پھر سر اونچا کئے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی ، اسی طرح چپکے چپکے مسکراتی ہوئی ۔ کبھی کبھی اس کا یوں ہر وقت خوش رہنا ، ہر بات میں خوشی کا پہلو ڈھونڈنا، خود کو مصروف ، خوش وخرم اور مطمئن ظاہر کرنے کی قابلِ رحم کوششوں پر اُسے غصہ آنے لگتا ۔ بےوقوف عورت کس کو دھوکا دیتی ہے !
وہ پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور کمرے کے دوسرے سرے پر رکھے چولہے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی ۔ وہ بھی اس کی

طرف دیکھنے لگا ۔
'' فکر مت کرو۔ نہیں جلاتی چولہا ..... پتہ نہیں آج اب تک وہ لوگ آئے کیوں نہیں۔ شبِ جمعہ ہے اور ابھی تک دروازہ بھی نہیں کھولا کسی نے !! شائد لوگ باہر کھڑے دروازہ کھلنے کا انتظار ہی کر رہے ہوں ۔ یہ بھی اچھا ہے کہ لوگ بچوں کو بھی ساتھ میں لے آتے ہیں ۔ اس اجنبی زمین پر اگر رہنے کا فیصلہ کیا ہے تو کم‌ازکم اپنی پہچان کے ساتھ رہیں گے ۔''
'' تم کو کیا معلوم کس لئے آتے ہیں ؟ مجھے تو لگتا ہے بس میل ملاقات کے لئے آتے ہیں یا پھر کھانے پینے کےلئے ۔''
'' تو کیا ہوا میل ملاقات بری بات تو نہیں۔ تھوڑی دیر مل بیٹھے، ہنس بول لئے ، خدا سے ملاقات بھی ہو گئی اور وقت بھی اچھا گزر گیا۔ بولو اس میں بُرا کیا ہے؟ '' اس نے کیتلی کا ڈھکن اٹھا کر کیتلی کے اندر جھانک کر دیکھا پھر ڈھکنا واپس رکھ دیا ۔

'' آج میں اپنی تھرموس لے کر جاؤں گی ۔ وہ لوگ جتنی کافی بناتے ہیں وہ ساری کی ساری تو پی نہیں جاتی۔ جو بچ رہتی ہے اسے وہ پھینک دیتے ہیں ؛ آج میں اس میں ڈال کر لے آؤں گی۔''
'' تم کو اچھا لگتا ہے ایسے کرنا؟''
'' میں کسی سے چھین کر تو نہیں لاؤں گی اور تم بھی تو مانتے ہو کہ خُدا کی عطا کو ضائع کرنا اچھی بات نہیں ۔ اس تھرموس میں چار پیالی کافی آتی ہے اگر ہم ایک وقت میں آدھا کپ بھی پئیں تو ایک آدھ دن آرام سے نکل جائے گا ۔ ''
'' تم کل سے کچرے کے ڈبے بھی کیوں نہیں کریدنا شروع کر دیتیں؟ بچی کھچی، اللہ کی نعمت وہیں تو پھینک آتے ہیں جا کر ....''
وہ پھر ہنس دی '' یہ منفی رویئے تمہارے میری صحت پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتے ۔''
وہ چپ ہو گیا۔ اگر یہ بھی ہنسنا بولنا بند کر دے تو میں بھی نہ جی پاؤں شائد۔ اس نے ایک لمحے کے لئے بھرپور توجہ سے اس کی طرف دیکھا جیسے اس کے اندر جھانکنا چاہتا ہو۔ اس بنے ہوئے چہرے تک پہنچنا چاہتا ہو۔
'' ہم ایران سے کیوں آئے تھے بی بی ' کوئی تکلیف تھی ہمیں وہاں کیا ؟''
'' انقلابیوں کے ہاتھوں اگر تم سولی پر چڑھنا چاہتے تھے تو رہ جاتے وہاں ۔''
'' یونہی خیال ہے تمہارا کہ وہ ایسا کرتے ۔ ہم نے کیا ہی کیا تھا؟؟ پرامن شہری تھے اور پرامن طریقے سے رہتے تھے اور رہنے دیتے تھے!''
'' نئی پابندیوں سے سانس بھی تو تمہاری ہی گھٹنے لگی تھی ۔ پھر تم سمجھتے تھے کہ امریکہ میں ہر کوئی تمہارے لئے آنکھیں فرشِ راہ کئے بیٹھا ہو گا ۔ تمہارے وہاں پہنچنے کی دیر ہے کہ لوگ بوریاں بھر بھر ڈالر تمہارے قدموں میں رکھ دیں گے ۔'' وہ پھر ہنس دی ۔
''بڑے خواب دیکھا کرتے تھے تم ۔''

وہ چپ ہو کر اپنے پھیلے ہوئے پیر کے انگوٹھے کی طرف دیکھنے لگا جس کا ناخن میل جمع ہو کر کالا ہو گیا تھا۔ کچھ دیر وہ ناقدانہ نظروں سے ناخن کو دیکھتا رہا ۔ ایسی باتوں کی اب کوئی اہمیت نہیں رہ گئی تھی۔ ناخن کالا ہے تو کیا ہوا ؟ جھک کر اپنے پیر دھو نہیں

سکتا تو بھی کیا ہوا ؟ نہ دفتر ہے نہ کوئی افسری ۔ باہر گئے ...گئے ۔ نہ گئے تو نہ گئے ... ! کوئی دیکھنے والا بھی نہیں اور دیکھ بھی لے تو کیا ہوا ؟ اس نے یونہی بےخیالی میں انگوٹھا ہلانے کی کوشش اور ایک تیز لہر درد کی انگوٹھے کی جڑ سے نکلی اور دوڑتی ہوئی کولہے تک چلی گئی ۔ بےدم ہو کر اس نے دیوار سے اپنا سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں ۔

'' کیا ہوا ؟ '' نارنجی ہونٹوں سے مسکراہٹ ایکدم رخصت ہو گئی ۔

'' آج میرے پیر میں درد زیادہ ہی ہے ۔''

'' آنے کے بعد پیر دبا دوں گی تمہارے ۔ نرس نے جو گولیاں دی تھیں اُن سے کچھ بھی آرام نہیں ہوا ؟''

'' پتہ نہیں آرام ہے کہ نہیں ، وہ گولیاں بھی تو سیپل کی تھیں ''

'' پھر وہی رونی باتیں .... ایک تو وہ دوا لا کر دیتی ہے ، پیسوں کی لینے جاؤ تو ہاتھ بھر کر دینے پڑیں گے ۔ کدھر سے لاؤ گے اتنے؟

'' کوئی احسان نہیں مجھ پر کسی کا ، اگر کوئی کر رہا ہے تو میں احسان کر رہا ہوں اس پر .... اس کی نمونے کی لائی ہوئی گولیوں کو لیبورٹری کے چوہے کی طرح کھا رہا ہوں ۔''

'' آرام نہیں ہے کچھ بھی تو مت کھاؤ نا .... میں اور لے آؤں گی اس سے ۔ ''

وہ چپ ہو گیا۔

'' آرام ہو تو جاتا ہے ۔'' کچھ دیر کے بعد اس نے آہستہ سے کہا '' ایک گولی چار پانچ گھنٹے تو کام کر جاتی ہے مگر میں صرف اس لئے باقاعدگی سے نہیں کھاتا کہ پتہ نہیں پھر ملیں نہ ملیں ۔ اسی لئے بچا لیتا ہوں۔ ''

'' ٹھیک ہے ، گولیاں بچاتے رہو ، خود چاہے خرچ ہو جاؤ ''

'' خرچ ہو جاؤ .... کبھی تم بہت مزے کی بات کر جاتی ہو ... خرچ ہو جاؤ ... '' وہ ہنس دیا '' پھر تم یہیں کھڑکی میں کھڑے ہو کر دیکھنا اور کہنا ' آج پھر لائے ہیں وہ کسی کو .... خرچ ہو گیا بیچارہ ' !! ''

وہ بھی ہنس دی '' میرا خیال ہے ایسے ہی ہونا چاہیئے ورنہ تم اگر اکیلے رہ گئے تو ایک دن بھی نہ جی پاؤ گےاور کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا ۔''

'' اور تم ؟''

'' میں ؟ میرا ورود اور خروج کوئی معمولی واقعہ نہیں ۔ خروجِ بازی گر از صحنِ نمائش عالی .....! چلو اب اُٹھنے کی تیاری کرو ۔''

'' کیوں بتی جل گئی کیا ؟ ''

'' نہیں ابھی تو نہیں جلی مگر بس اب آتے ہی ہونگے وہ لوگ ۔''

وہ دیوار سے آگے ہوا پلنگ کے کنارے تک آیااور پیر پلنگ سے نیچے لٹکا دیئے

''آج نہیں چلا جائے گا مجھ سے۔''

'' ہمت کرو۔ کچھ وقت اچھا گزر جاتا ہے۔ '

'' تم اکیلی چلی جاؤ ''

'' جا تو سکتی ہوں مگر جاؤں گی نہیں۔ تمہارے لئے اچھا ہے چلنا پھرنا۔ سارا دن یوں جی ہار کے بیٹھے رہتے ہو کہ میرا دل بھی پتھر کا ہو جاتا ہے۔ ایک بوچھ کہ اٹھتا ہی نہیں۔ چلو اٹھو ہمت کرو ...'' اس کے ہونٹوں کے کونے جو وہ کب سے اپنی بناشت کے سہارے اوپر کو اٹھائے ہوئے تھی ڈھیلے ہو کر نیچے گر گئے اور لپ اسٹک کی نارنجی لکیر دائیں باچھ سے اتر کر تھوڑی کی جھری میں غائب ہو گئی۔

'' چلو اٹھو ہمت کرو '' اس نے پھر کہا اور آگے بڑھ کر دیوار کے ساتھ لگی کھڑی چھڑی اٹھائی اور اس کے ہاتھ میں دے دی وہ چھڑی پر دونوں ہاتھوں سے وزن ڈالتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

'' تمہاری ضد کے آگے وقت بھی ہار جاتا ہے .... چلو .... ''

'' لو دیکھو آ گئے وہ ۔ بتی جل گئی '' وہ خوش ہو گئی ۔ پتہ نہیں آج کیا دیں گے کھانے کو ..''

وہ شرمندہ ہو گیا۔

'' تم اس کو اپنے پر کیوں لیتے ہو ؟ حساس ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ۔ تم ایسے کیوں نہیں سوچتے کہ یہ اتفاقات بس یونہی نہیں ہو جاتے ہیں یوں سوچو کہ ان میں خدا کی مرضی کو دخل ہوتا ہے۔ تم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ وہ جانتا تھا کہ ہم اپنی عقل اور سمجھ سے کچھ نہیں کر پائیں گے تو اس نے پہلے ہی وقت کے اندر ہمارے لئےآسانیاں رکھ دیں ۔ ''

'' تم کو ایسی باتیں کس نے سکھائی ہیں ؟ وہاں تو تم بہت چپ چپ رہا کرتی تھیں۔ بھیگی بلی کے جیسی ''

'' خیال ہے تمہارا۔ ایرانی خانمائیں کبھی بھیگی بلی نہیں ہوتیں۔ خوب جانتی ہیں حالات کو اپنے فائدے میں برتنا۔''

'' شاہ کے وقت پارکوں میں جانا کیا مزا دیتا تھا ۔ ہر قدم پر کوئی نہ کوئی چاند چہرہ کالی چادر میں لپٹا قریب سے گزر جاتا ۔ خوشنما سائیوں میں ملبوس ہنستی آنکھوں والی عورتیں ہوا میں خوشبو بکھیرتی ، مبتلائے ہیجان کرتی لہراتی گزر جاتیں ۔ 'مُتع کنی آغا ؟' 'مُتع کنی آغا؟ '.... رات بھر میں دس بھی کر لو اگر کر سکو۔ تو دس اور بھی تیار ..... اگر ۔ '' وہ ہنس دیا۔

وہ بھی ہنس دی ۔

'' پتہ نہیں اب کیا ہوتا ہوگا وہاں۔ تم کو یاد ہے وہاں سعدی پر پکنک منانے والوں کا کیسا ہجوم ہوا کرتا شام میں ؟ ''

'' مرغزارِ خافظ میں ملی تھیں تم مجھے۔ اپنی سہیلیوں کے ساتھ بہت اٹھلاتی ناز نخرے سے تم میرے پاس سے گزری تھیں اور '' کچھ دور جا کر پلٹ کر دیکھا تھا میری طرف ..... '' اس کے چہرے سے جیسے دھول کا بادل اڑا اور لمحے بھر کے لئے جوانی کی چمک لوٹ آئی۔

تم کو یہ غلط فہمی زندگی بھر رہے گی۔ آغا وہ تمہارے پیچھے کوئی اور تھا جس کو دیکھا تھا میں نے۔'

" تم کتنا بھی کہو ، میں جانتا ہوں وہ نگاہ میرے لئے تھی اور آج بھی میرے دل میں ویسے ہی رکھی ہے۔ آج بھی !! " اس نے اپنے سینے پر دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔ " از فطرتِ من برگِ حنا را کہ خبر کرد ...."

وہ ہنس دی "یہ لو کوٹ پہنو اب"

دونوں آہستہ آہستہ چلتے ، آگے پیچھے باہر کے دروازے کی طرف گئے۔

" جو بھی وہ کھانے کو دیں تم کھا لینا اور اگر نہیں کھا سکو تو ٹشو پیپر میں لپیٹ کر جیب میں رکھ لینا۔ شروع شروع میں مجھے بھی اچھا نہیں لگتا تھا مگر دیکھو اگر ہم اپنے پندار کو لئے بیٹھے رہیں تو نقصان کس کا ہوا ؟ کوئی ہمیں جانتا نہیں کہ ہم پر ترس کھائے اور کہے تت ۔ تت دیکھو تو بیچارے کہاں سے کہاں آن گرے۔ ہاں اگر تم بے گھری قبول کرنے کو تیار ہو ... بے گھروں کے ساتھ کسی شیلٹر میں رہنے کو تیار ہو تو ٹھیک ہے۔ آدم کچھ تو کھا کر عرشِ بریں کی جنت سے نکالا گیا تھا ہم اپنی اس ایک کمرے کی جنت کو پندار کے حوالے کئے دیتے ہیں۔ بس اتنی بات ہے ناں ؟ " وہ اپنی نرم آواز میں ، دھیمے لہجے میں جیسے خود سے بات کرنے لگی ..... " پہلے گھر جائے گا یا شائد بل ادا نہ ہونے پر پہلے بجلی پانی بند ہوگا اوہ گھر بعد میں جائے گا۔خیر وہ الگ بات ہے مگر یہ آزادی نہیں رہے گی۔ تم کو یہی منظور ہے آغا تو چلو پھر ایسے ہی سہی۔ "

اس نے اپنے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر چابی نکالی۔ دونوں باہر نکلے تو اس نے دروازے کے تالے میں چابی پھرائی اور پھر سے تھیلے میں ڈال دی۔

" قطرہ ہوتا تو بس ایک ہی ہے مگر جب بہت سے قطرے جمع ہوتے ہیں تو جل تھل ہو جاتا ہے۔ دو آدمیوں کا رات کا کھانا ...باہر کی تو بات ہی جانے دو گھر پر بھی بنے تو بجلی ہے ، پانی ہے۔ پہلے پکانے کے لئے بعد میں برتن بھانڈے دھونے کے لئے۔ صفائی کے لئے۔ شام کے ان دو گھنٹوں میں کتنی برکت ہے دیکھو ..... لوگوں سے مل لئے، ہنس بول لئے، بچوں کی رونق دیکھی ،کھانا کھایا۔شام کے ان دو گھنٹوں میں ہم کتنا بچاتے ہیں آغا .... تم نے کبھی غور کیا ہے۔ "

مگر وہ چپ رہا۔ شائد غور ہی کر رہا تھا۔

''کل میری چھٹی ہے .... دھوپ ہوئی تو باہر چلیں گے '' کچھ دیر بعد وہ پھر بولی

وہ اب بھی چپ رہا

دونوں آہستہ آہستہ چلتے سامنے کی عمارت میں جلتی روشنیوں کی طرف چلے گئے۔

رفعت مرتضیٰ